رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر

البدر

(محمد افضل) (ایڈیٹر)

نمبر ۷ | قادیان دار الامان ۶ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۶ ذوالحجہ سنہ ۱۳۲۰ ہجری بروز جمعہ | جلد ۲

مسلسل ڈائری

گذشتہ اشاعت سے آگے
بقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء

وجودی مذہب اور اس کا رد

جالندھر سے ایک صاحب تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ وہاں ان وجودیوں کا بہت زور ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ اصل میں ان لوگوں کا اباحتی رنگ ہے۔ دہریوں میں اور انمیں بہت کم فرق ہے ان کی زندگی بے قیدی کی زندگی ہوتی ہے خدا کے حدود اور فرائض کا بالکل فرق نہیں کرتے۔ نشہ وغیرہ پیتے ہیں ناچ رنگ دیکھتے ہیں زنا کو اصول سمجھتے ہیں

ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہا کہ میں خدا ہوں اس نے ہاتھ آگے بڑھایا ہوا تھا میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی حتی کہ اس کی چیخ نکل گئی تو میں نے کہا کہ خدا کو درد بھی ہوا کرتا ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے ✦

انسان خدا کی صورت پر

پھر نو وارد صاحب نے بیان کیا کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ توریت میں یہ جو لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ یعنی خدا نے چاہا ہے کہ انسان خدا کے اخلاق پر چلے جیسے وہ ہر ایک عیب اور بدی سے پاک ہے یہ بھی پاک ہو جیسے اس میں عدل۔ انصاف اور علم کی صفت ہے یہی اس میں ہو اس لئے اس خلق کو احسن تقویم کہا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ جو انسان خدائی اخلاق اختیار کرتے ہیں وہ اس آیت سے مراد ہیں اور اگر کفر کرے تو پھر اسفل السافلین اس کی جگہ ہے ✦

وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو تو اول ان کو خدا کی تعریف پوچھنی چاہیئے کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں وہ مقرر کر کے پھر ان سے کہنا چاہیئے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو- یہ نہیں کہ جو وہ کہیں وہ سنتے چلے جاؤ اور ان کے بیچ میں آ جاؤ بلکہ سب سے اول ایک معیار خدائی قائم کرنا چاہیئے بعض ان میں سے کہا کرتے ہیں کہ ابھی ہمیں خدا بننے میں کچھ کسر ہے تو کہنا چاہیئے کہ تم بات نکرو جو کامل ہو گذرا ہو اسے پیش کرو۔ اس مقام پر میر ناصر نواب صاحب نے ایک عمدہ لطیفہ کہا کہ اگر وہ جواب دیویں کہ وہ مر گیا ہے تو کہنا چاہیئے کہ کمبخت کیا خدا بھی مرا کرتا ہے۔

یہ ایک ملحد قوم ہے۔ تقوےٰ - طہارت صحت نیت پابندی احکام بالکل نہیں- تلاوت قرآن نہیں کرتے ہمیشہ کافیاں پڑھتے ہیں - اسلام پر یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ آج کل جس قدر گدی نشین ہیں وہ تمام قریب قریب اس وجودی مشرب کے ہیں یہی معرفت اور تقوےٰ کے ہرگز طالب نہیں ہیں ان کی مذہب میں دو شے خدا کے بہت مخالف پڑی ہیں ایک تو کمزوری دوسری ناپاکی - یہ دو نون خدا میں نہیں ہیں اور سب وجودیوں میں پائی جاتی ہے- لطف کی بات ہے کہ جب کسی وجودی کو کوئی بیماری سخت مثل قولنج وغیرہ کے ہو تو اس وقت وہ وجودی نہیں ہوا کرتا - پھر اچھا ہو جاوے تو یہ خیال آیا کرتا ہے کہ میں خدا ہوں ✦

مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ پنجشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرت اقدس نے اپنے وقت وقت پر باجماعت ادا کیں اور سیر کے لئے بھی آپ تشریف لائے

سیر

مولوی نور احمد صاحب از لودی ننگل اپنی پنجابی نظم جو کہ انہوں نے چند ایک منکرین کے رد میں لکھی تھی سناتے رہے- جھوٹ چونکہ آج کل اس الہی سلسلہ کے دشمنوں کی عام عادت ہو گئی ہے اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ جھوٹ جیسا لعنتی کام اور کوئی نہیں اور پھر خصوصًا وہ جھوٹ جو کہ آبرو - عزت وغیرہ پر ہوتا ہے جس پیٹ سے ایسی ایسی باتیں نکلا کرتی ہیں اسے نفس کہتے ہیں ✦

اس کے بعد اسی آبرو کے مضمون پر حضرت اقدس نے اپنے خون کے مقدمہ میں ایک واقعہ بیان کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ہر ایک کی آبرو حتی کہ اپنے دشمن کی آبروداری کا بھی کسقدر خیال ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس قتل کے مقدمہ میں ہمارا ایک مخالف

گواہ کی وقعت کو عدالت میں کم کرنے کی نیت سے ہمارے وکیل نے چاہا کہ اس کی ماں کا نام دریافت کرے مگر میں نے اُسے سوال کرنے سے روکا اور کہا کہ ایسا سوال نہ کرو جس کا جواب وہ مطلق دے ہی نہ سکے اور ایسا داغ ہرگز نہ لگاؤ جس سے اُسے مفر نہ ہو حالانکہ ان ہی لوگوں نے میرے پر جھوٹے الزام لگائے ۔ جھوٹا مقدمہ بنایا افترا باندھا اور قتل اور قید میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا میری عزت پر کیا کیا حملے کر چکے ہوئے تھے اب بتلاؤ کہ میرے پر کونسا خوف ایسا طاری تھا کہ میں نے اپنے وکیل کو ایسا سوال کرنے سے روک دیا صرف بات یہی تھی کہ میں اس بات پر قائم ہوں کہ کسی پر ایسا حملہ نہ ہو کہ واقعی طور پر اس کے دل کو صدمہ دیوے اور اُسے کوئی راہ مفر کی نہ ہو ۔

اس پر ایک مخلص خادم نے عرض کی کہ حضور میرا دل تو اب بھی خفا ہوتا ہے کہ یہ سوال کیوں اس پر نہ کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میرے دل نے گوارا نہ کیا ۔ اُس نے پھر کہا کہ یہ سوال ضرور ہونا چاہئے تھا آپ نے فرمایا کہ **خدا نے دل ہی ایسا بنایا ہے تو بتلاؤں میں کیا کروں**

اخلاق فاضلہ ایک صاحب آمدہ از جالندھر نے عرض کی کہ حضور وہاں شحنہ ہند نے بہت سے آدمیوں کو روک رکھا ہے اس کا کیا علاج کریں فرمایا صبر کرو ۔ ایسا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لوگ تو آپ کی مذمت کیا کرتے تھے مگر آپ ہنس کر فرمایا کرتے کہ ان کی مذمت کو کیا کروں میرا نام تو خدا نے اول ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھدیا ہوا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ نے مجھے بھی الہام کیا جو کہ آج سے ۲۲ برس پیشتر کا براہین میں چھپا ہوا ہے یحمدک اللہ یعنی خدا تیری تعریف کرتا ہے ۔ جھوٹ ایسی شے ہے کہ آخر ایک درجہ پر اگر انسان اوس سے تھک جاتا ہے پھر اگر خدا توفیق دیوے تو توبہ کرتا ہے ورنہ اسیطرح نامراد مر جاتا ہے ۔

ظہر اس وقت آپ نے تشریف لا کر تھوڑی دیر مجلس کی بعض وقت مثانہ سے چونکہ وغیرہ تکلیف دیکر پیشاب کی طرح نکلتے ہیں ان کی بنسبت فرمایا کہ نربسی ۳ رتی اور دائم اپیکاک کا استعمال اس کے واسطے بہت مفید ہے اور چاول وغیرہ لیسدار اشیاء کا استعمال نہ کرنا چاہئے یہی لیس منجمد ہو کر کنکر بنجاتی ہے پھر فرمایا کہ میرے والد صاحب کو بھی یہ مرض رہا ہے وہ صبر کی گولیاں استعمال کیا کرتے تھے بہت مفید ہیں اس میں صبر ۔ سہاگہ ۔ بزرالبنج ۔ فلفل ۔ دار فلفل وغیرہ

عصر اس وقت ایک خط کے ذریعے سے خبر ملی کہ جہلم میں صاحب پھر کرم دین کا ارادہ مقدمہ کا ہے اور وہ نگرانی کرانا چاہتا ہے حضرت اقدس نے فرمایا کہ گھبرانا نہ چاہیے یہ تو خدا کے عجائبات ہیں ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

ما ننسخ من آیۃ کا نقشہ فرمایا مسیح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں ۔ پھر سانظر پھر دوسا کر سکے نہ لکھا آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا در اصل یہی بات ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا ۔

قبل از عشا جہلم سے مقدمہ کی فیصلہ کی نقل منگوائی گئی تھی اس وقت وہ حضرت اقدس سنتے رہے ۔ کسی نے کہا کہ اس پر ہم نالش کر سکتے ہیں ۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نالش نہیں کرتے یہ تو اسرار الٰہی ہیں ایک برس سے خدا نے اس مقدمہ کو مختلف پیرایوں میں ظاہر کیا ہے ابھی کیا معلوم کہ وہ اس کے ذریعے سے کیا کیا اظہار کریگا معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل مقدمہ خدا کی طرف سے تھا ۔ قانون کے ذکر پر فرمایا کہ واقعی قانون نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے کہ مذہبی امور کو دنیاوی امور سے الگ رکھا ہے کیونکہ مذہبی عالم کی باتوں کا دار و مدار تو آخرت کے متعلق ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے متعلق ۔

تصرف الٰہی مقدمات کے فیصلوں کی نسبت فرمایا کہ میرا اپنا اصول یہ ہے کہ بدتر سے بدتر انسان بھی اگر مقدمہ کرے تو اس میں تصرف اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے اس سے فیصلہ لکھواتا ہے انسان پر بھروسا شرک ہے بلکہ اگر ایک بھیڑیے کے پاس بھی مقدمہ جاوے تو اس کو خدا سمجھ عطا کر دے گا ۔

مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز جمعہ

آج فجر ۔ ظہر اور عصر کی نمازیں حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کیں ۔ مغرب اور عشا کی نماز بوجہ بارش کے جمع کر کے ادا کی گئیں ۔ عشا سے پہلے اسی لئے کوئی مجلس نہیں ہوئی ۔ اور جمعہ بھی چھوٹی مسجد میں آپنے ادا کیا ۔

عصر اس وقت آپنے آکر ارشاد فرمایا کہ جو الہام مجھکو بھول گیا تھا آج یاد کیا ہے اور وہ یہ ہے ان اللہ مع عبادہ یواسیک یعنی اللہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے اور تیری غمخواری کرے گا نیز اس وقت آپنے دو خوابیں سنائیں جو کہ قبل ازیں البدر جلد ۲ صفحہ ۴ پر زیر عنوان تازہ حالات شائع ہو چکی ہیں

مورخہ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء بروز شنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کیں بوجہ بارش و کیچڑ آج سیر بند رہی اور عصر اور عشا سے قبل آپنے مجلسیں کیں ۔

عصر ایک خط آمدہ از جہلم کے ذریعے سے کرم دین نے ایک اور مقدمہ حضرت اقدس پر دائر کیا ہے اور اس میں دکھایا ہے کہ کتاب مواہب الرحمن میں میرے حق میں سخت الفاظ شائع کئے گئے ہیں اسپر آپنے فرمایا کہ اب یا ان لوگوں کی طرف سے ابتدا ہے کیا معلوم کہ خدا تعالےٰ ان کے مقابلے میں کیا کیا چالیں اختیار کرے گا یہ استغاثہ ہم پر نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ پر ہے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا منشاء مقدمہ کر کے تھکا دینے کا ہے اور الہام ان اللہ مع عبادہ یواسیک اسی کے متعلق ہی معلوم ہوتا ہے اور ساکرمک اکراماً عجباً سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جیسے یہ لوگ بڑھینگے خدا تعالےٰ کی کارروائی شدت سے ہوگی

ہماری جماعت ایمان تو لاتی ہے مگر اصل میں مدار ایمان نشانوں پر ہوتا ہے اور گو انسان محسوس نہ کرے مگر اس کے اندر ایک حصہ کمزوری کا ہوتا ہے جب تک وہ دور نہ ہو تو اعلیٰ مراتب اور رویت اللہ کا درجہ نہیں ملتا اب خدا تعالےٰ وہ کمزوریاں بذریعہ نشانات کے دور کرنا چاہتا ہے کہ جماعت ترقی کرے اب وہ پہلا وقت نہیں رہا بلکہ ایک اور طرح کا رنگ آ گیا ہے ۔ ان اللہ علی نصرھم لقدیر اب اللہ تعالےٰ کی نظر سے صادق کاذب ۔ خائن اور مظلوم پوشیدہ نہیں ہے ۔ یہ ہونا چاہئے کہ سب گروہ متفق ہوں جیسے جنگ احزاب میں ہوئے تھے جیسے بچہ بچہ جانتا ہے ۔ خواب میں جو یہ دکھایا گیا کہ شیر کو مارا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ کوئی عظیم الشان کام ہے اب یہ ارضی بات نہیں ہے سب کچھ خدا نے چاہا ہے اور یہ ایک سر مکتوم ہے میں نے خواب دیکھا ہے کہ جماعت نے کہا ہم پکڑے گئے (حوالہ خواب دیکھو البدر صفحہ ۴ جلد ۲ ۔) ممکن ہے کہ کوئی ایسا وقت اور ایسی بات آ دے کہ جماعت کو یاس حاصل ہو اب وہ وقت ہے کہ خدا اپنے ہاتھ سے لڑے گا یہ وہی وقت ہے جس کی طرف اشارہ

بقیہ ڈائری

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

حضرۃ اقدس — خدا تعالےٰ نے کبھی یہ نہیں کیا کہ اطمینان کا صرف ایک ہی طریق رکھا ہو کیونکہ کسی طرح اور کسی کو کسی طرح حاصل ہوتا ہے دیکھئے موسیٰ علیہ السلام کے وقت اور رنگ تہا اور مسیح علیہ السلام کے وقت اور پھر پیغمبر خدا صلعم کو اور رنگ کے معجزات دیے حضرۃ موسیٰ کے ساتہ جو اون کے اصحاب تھے انہون نے سونٹے وغیرہ کے معجزات دیکھے مسیح علیہ السلام کے ساتھ جو حواری تھے انہون نے وہ دیکھا جو موسیٰ کے اصحاب نے نہ دیکھا تہا پھر جو وقت پیغمبر خدا کو ملا۔ آپ کے معجزات اوسی وقت کے مناسب حال تھے۔

بیشک وہ شخص بڑا کذاب ہے جو نرا دعویٰ کرتا ہے اور تائیدی نشان اور معجزات اپنے ساتھ نہیں لاتا ہان معجزات مداری کا کھیل نہین کہ جو کچھ اس سے مانگا اُس نے جھٹ لوٹ کر کے یا تھیلے مین سے نکالکر دکھا دیا ایسے سوال آنحضرۃ صلعم سے بھی ہوئے کہ آسمان پر جاؤ مردون کو زندہ کر کے دکھاؤ کہ وہ تمہاری صداقت کی شہادت دیدین۔ سونے کا گھر بناؤ وغیرہ مگر اس سب کا جواب آنحضرت نے یہ دیا کہ سبحان ربی اس سے معلوم ہوا کہ اقتراحی پیش نہین جاتے۔ ادب سے انسان کو مودب ہونا چاہیئے نشان اس قسم کے ہوتے ہین کہ انسان ان کی مثل لانے پر قادر نہین ہو سکتا۔ سو ایسے نشان ہم نے نزول المسیح مین لکھے ہین اور ایک طریق سے دیکھا جاوے تو یہ نشان کئی لاکھ موجود ہین آپ ایکدو دن ٹھہرین اور دیکھ لیوین ✦

محمد یوسف صاحب — ابھی جناب مین ٹھیر کر کیا کرونگا۔ اکیلا آدمی ہون اور یہان یہ جوش و خروش میں ڈرتا تو کسی سے نہین مگر ایسا ہی لگتا ہے تو مین ابھی تار دیکر اپنے دوستون کو بلا لیتا ہون۔

ناظرین پر واضح ہو کہ اس اثنا مین جبکہ ہماری جماعت کے ایک احمدی بھائی نے ان سائل کو غیر متمدنانہ جواب دیا تہا تو حضرت اقدس نے انکو چپ کروا دیا تہا پھر محمد یوسف صاحب کے اس اعتراض پر فرمایا ✦

حضرۃ اقدس — یہ تقاضائے محبت ہے کچھ اور نہین۔ محبت مین ایسا ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کے وقت مین بھی اس کی نظیر دیکھی جاتی ہے کہ ابو بکر جیسا شخص جو کہ غایت درجہ کا مودب تہا جب اس کے سامنے ایک کیے سر برآوردہ شخص نے رسول اللہ صلعم کی داڑھی کو ہاتھ لگا کر کہا کہ تو نے ان مختلف لوگون کا جتھا بنا کر جو عرب کی قوم کا مقابلہ کرنا چاہا یہ غلطی ہے تو حضرۃ ابو بکر نے اس وقت بڑے غصہ مین آکر اسی کو کہا انمس بظر اللات (یہ عرب مین ایک گالی ہے)

آپ کو اس بات کا علم نہین ہے کہ یہ کس قدر نقصان برداشت کر کے یہان بیٹھے ہوئے ہین۔ محبت نے ان کو بٹھایا ہوا ہے آپ تو وارد ہو رہے قابل احترام

اس عرصے مین محمد یوسف صاحب کا جوش بھی کم ہو گیا تو پھر آپ نے استفسار فرمایا ✦

حضرۃ اقدس — اچھا اب یہ بتلاؤ کہ عزم مصمم کر لیا ہے کہ دو تین روز یہان رہو۔

محمد یوسف صاحب — اسوقت نہین کل تبلا سکتا ہون

حضرۃ اقدس — میرا منشاء یہ ہے کہ آپ دور و دراز سے تکلیف سفر برداشت کر کے آئے ہین تو کچھ تھوڑی سی واقفیت ہو جاوے تو ہمین تو بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ تشریف لائے ✦

محمد یوسف صاحب — کچھ اور امور بھی قابل دریافت تھے مگر وہ مین دریافت کر چکا ہون اور اطمینان ہو گیا ہے

حضرت اقدس — مین نصیحت کرتا ہون کہ آپ ۳ دن ضرور ٹھہریئے اگر کچھ اور بھی پوچھنا ہے تو آہستہ آہستہ پوچھ لیجئے آمدن بہ ارادت رفتن باجازت ۳ دن ضرور ٹھہریئے۔

محمد یوسف صاحب — مین تقیہ نہین کرتا حنفی المذہب ہون۔ شرک سے سخت متنفر ہون۔ اگر یہان کوئی ایسا امر ہوتا جو مشرکین مین ہوا کرتا ہے تو مین آپ سے ملاقات بھی نہ کرتا اور اسی وقت اُلٹے پاؤن واپس جاتا ✦

اس کے بعد حضرت نے جماعت کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی اُس کی نوبت پہونچے تو تم کو چاہیئے کہ چپ کر رہو جس حال مین کہ وہ ہمارے حالات سے واقف نہین ہے نہ ہمارے مریدون مین وہ داخل ہے تو کیا حق ہے کہ ہم اُس سے وہ ادب چاہین جو ایک مرید کو کرنا چاہیئے یہ بھی انکا احسان ہے کہ نرمی سے بات کرتے ہین۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت پر وہ دن آوے کہ جو لوگ محض ناواقف ہین اگر وہ آدین تو بھائیون کی طرح سلوک کرین بھلا ان لوگون کو کیا پڑی ہے کہ تکلیف اوٹھا کر کچی سڑک پر دھکے کھاتے آتے ہین پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ زیارت کرنے والے کا حق ہے کہ چاہیے کہ ہمارے لیے تلخی کرنا معصیت ہے انکا اسی لئے ٹھہراتا ہون کہ یہ غلطی رفع ہو۔ بھائیون کی طرح سلوک کیا کرو اور پیش آیا کرو۔ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا بڑا حق ہے کہ اگر مہمان کو ذرا بھی رنج ہو تو وہ معصیت مین داخل ہے۔

مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین سیر کے لئے آپ تشریف لائے اور قبل از نماز بھی مجلس فرمائی۔ دیگر اوقات مین کوئی مجلس قابل ذکر نہین ہوئی

سیر

حضرۃ اقدس تشریف لائے تو آتے ہی آپ نے محمد یوسف صاحب نو وارد مہمان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے توقف کا ارادہ کر لیا ہے ✦

محمد یوسف صاحب — آج تو ضرور ہی ٹھہرونگا

حضرۃ اقدس — ہم آپ کو کتابین دیدینگے۔ خود بھی دیکھنا اور رون کو بھی دکھانا ✦

پھر آپ نے محمد یوسف صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا مین نے بہت غور کیا ہے جب کوئی مامور آتا ہے تو دو گروہ ہو جاتے ہین ایک موافق دوسرا مخالف اور ہر عقل سلیم والا جانتا ہے کہ اس وقت ایک جذب اور ایک نفرت دو باتین ہوتی ہین۔ تب بیمار طبیب سے فائدہ اٹھاتا ہے ایک تو وہ اپنے تئین بیمار خیال کرے دوسرے طبیب کو پہچان لیوے کہ یہ ضرور میرا علاج کریگا اسیطرح مرض کی بھی دو قسم ہوتی ہین ایک وہ موذی ہوتی ہین کہ انسان اس سے تکلیف محسوس کرتا ہے دوسرے مستوی جیسے برص کا داغ کہ ہے تو مرض مگر اس کے مریض کو کوئی تکلیف نہین معلوم ہوتی یہ بڑھتا جاتا ہے مگر انسان کو اس کا دکھ نہین ہوتا اسیطرح انسان کی حالت ہے وہ دنیا مین آتا ہے برص کی طرح اُسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہین اُسے اس بات کا علم نہین ہوتا۔ سب سے اول اُسے یہ چاہیئے کہ مرض کو دریافت کرے جس مین وہ مبتلا ہے۔ بہت لوگ ہین کہ کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور کلمہ گو بھی ہین۔ مگر وہ مسیح کی ضرورت کو محسوس نہین کرتے بات یہ ہے کہ اسلام مین داخل ہونا ایک مشکل امر ہے اور خدا دانی کوئی منہ کی بات نہین جب سچے طور سے انسان کو آنکھ دی جاتی ہے اس وقت اس کو خدا کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ کبائر تو موٹے گناہ ہین جن کو ہر ایک جانتا ہے لیکن صغائر مشکل ہوتے ہین کہ انسان کو چھوٹے معلوم ہوتے ہین ان کا ترک کرنا ایک مشکل امر ہے لیکب نئی زندگی نہین [illegible] تک انسان [illegible] ہو جب تک اُسے [illegible] کا علم

صفائی برس کا علاج [illegible]

ہی نہیں ہوتا جب یہ ہو تو وہ محسوس کرتا ہے کہ میں ایک اور نیا انسان ہوں اس وقت تک اس کی ترقی طلب بھی نہیں ہوتی یہ اس وقت ہوتی ہے جب اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں گناہوں سے بچوں

نفس کے تین اقسام

انسان کے نفس کی تین قسمیں ہیں ایک امارہ اس وقت یہ بدی کی طرف ہوتی ہیں۔ اس کو اس بات کا کچھ علم نہیں ہوتا کہ میں کیا کر رہا ہوں جو کچھ نفس کراتا جاتا ہے کرتا ہے۔ اس کے بعد نفس لوامہ ہے کہ انسان کو گناہوں کا علم تو ہو جاتا ہے مگر اس کو قدرت عمل کی نہیں ہوتی کبھی بچتا ہے اور کبھی پھر اس میں مبتلا ہو جاتا ہے لوامہ کے معنے ہیں ملامت کرنے والا یعنی اس کا نفس گناہ ہو جانے پر اسے ملامت کرتا ہے اس کے بعد پھر نفس مطمئنہ ہے کہ اس کو اس کے گناہوں کے اوپر کامل غلبہ اور قدرت نصیب ہوتی ہے وہ ہرگز ان کا مغلوب نہیں ہوتا تب انسان آرام یافتہ ہوتا ہے۔ انسان کے لئے ابتدا میں نفس لوامہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ اسے گناہوں کی شناخت ہو جو گناہ کی زندگی بسر کرتا ہے اس پر اسے حسرت ہو یہ بات غلط ہے کہ کسی نبی یا ولی کے پاس جانے سے ایک دم میں ہی ایک پھونک سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور وہ ہدایت پاتا ہے ہدایت تو اللہ تعالےٰ ہی دیتا ہے نہ نبی کا کام ہے نہ کسی اور کا۔ سب سے اول انسان خود اپنے کبائر اور صغائر کا علم حاصل کرے اپنی گذرانہ زندگی کو دیکھے بری مجلسوں کو ترک کرے۔ نیک صحبت اور نیک مجلس کو تلاش کرے، جب کوئی نیک آدمی اسے ملجاوے تو سلیقہ اور ادب سے تحصیل کرے بے جا گفتگو ہرگز نہ کرے۔ بھلا بتلاؤ تو سہی اگر ایک بڑے طبیب کے پاس جا کر کوئی اس سے جھگڑا شروع کر دے۔ تو اس سے علاج کرا سکتا ہے ہاں تجربہ کرنا چاہیئے اگر علاج اچھا ہو تو اس کے پاس رہے ورنہ نہیں کیا اگر ایک بچہ ابتدا ہی میں اوستاد سے الف پر بحث کرے کہ یہ الف کیوں ہے تو وہ کیا حاصل کرے گا یہ تو بدبختی کی نشانی ہے انسان کو چاہیئے کہ طالب صادق ہو اپنی مختصر زندگی کے مطلب اور نا سمجھی کو پہچانے کہ میں کیوں آیا ہوں میرا کیا کام ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون جن وانس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ خدا کی محبت اور معرفت ان کو حاصل ہو اس لئے خدا کی مرضی کے برخلاف جو باتیں ہیں ان کو دور کر کے ایک سیدھا سچا مسلمان ہو وے۔

انسان کا یہ تقاضا ہے کہ جب یقینی طور پر اسے کسی چیز کا ضرر معلوم ہو جاوے تو اس سے ضرور پرہیز کرتا ہے ایک انسان کو اگر کچھ روپیہ بھی سامنے دو اور کہو کہ تین چار ماشہ کی ایک ڈلی سم الفار کی کھا جاؤ تو کیا باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ مہلک ہے اسے کھا لیگا ہرگز نہیں کھائیگا اسیطرح زہریلے سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ ان ایام میں جہاں کہیں طاعون کثرت سے ہو کوئی وہاں داخل نہیں ہوتا کیوں نہیں داخل؟ اس لئے کہ ان کو یقین ہے کہ یہ سب ہلاکت ہے تو جس حال میں ان چیزوں سے ڈرتا ہے تو طبعی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ گناہوں سے نہیں ڈرتا صرف یہی ہے کہ اس کو یقین نہیں ہے اور اس کو اس بات کا مطلق علم نہیں کہ گناہ مہلک ہے۔ جیسے پہلے بیان کیا ہے کہ کوئی گناہ چھوٹے ہوتے ہیں اور کوئی موٹے اور جیسے بعضی چیزیں مثلاً ہوا کے کیڑے اس قدر باریک ہوتے ہیں کہ سوائے خوردبین کے نظر نہیں آسکتے اسیطرح گناہ بھی ایسے باریک ہوتے ہیں کہ جب تک معرفت کی خوردبین نہ ہو تو کوئی ان پر آگاہ ہی نہیں ہو سکتا صرف عارفانہ آنکھیں ان کو دیکھتی ہیں انسان کی عام معمولی زندگی میں کبائر اس لئے نظر آتے ہیں کہ وہ بھی معمولی گناہ ہوتے ہیں اور جب کبائر کا ہی اسے علم نہیں ہوتا تو اول ان گناہوں کا علم ہونا ضروری ہے جب انسان نفس لوامہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اسے ان گناہوں کا علم ہوتا ہے اور اس وقت وہ اس خدا کو جو کہ بڑا غیور ہے اور غیرت رکھتا ہے ایمانی طور پر ہی نہیں بلکہ عرفانی طور پر دیکھ لیتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ ایک سم قاتل ہے پھر اس سے بچنا چاہتا ہے۔

خدا نے جو یہ سلسلہ قائم کیا ہے اس سے دو مطلب ہیں جو کہ خدا نے مجھ پر ظاہر کئے ہیں ایک تو اندرونی اصلاح کہ دنیا میں جو تقوے طہارت گھٹ گیا ہے اس کو از سر نو قائم کیا جاوے۔ تین قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک قسم تو وہ کہ ہنسی تمسخر اور ٹھٹھے میں اپنی زندگی گذارتے ہیں ان کو دین سے کام نہیں۔ دوسرے اوسط درجے کے لوگ جو کہ اپنے اندر ملونی رکھتے ہیں گناہ بھی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ نیکی بھی کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کہ کھانے میں زہر ہو تو سارا کھانا ہی پھینکنے کے قابل ہو جاتا ہے ایک وہ ہیں جو کہ باریک گناہوں کے مرتکب ہیں اگرچہ ظاہری طور پر ایک انسان سمجھتا ہے کہ یہ بڑے دیندار ہیں لیکن عجب اور ریا اور باریک باریک معاصی میں مبتلا ہیں جو کہ عارفانہ خوردبین سے نظر آتے ہیں اب خدا کا ارادہ ہے کہ دنیا میں تطہیر اور پاکیزگی پھیلے اور ایک پاک جماعت پیدا ہو جو کہ خدا سے ڈرتے رہیں اور نمونہ بنکر لوگوں کو اپنی طرف کھینچیں تاکہ لوگ گناہوں سے بچیں۔

دوسرا مطلب یہ کہ کسر صلیب ہو اب آپ عیسائی مذہب کے غلبہ کو دیکھیں کہ پادریوں کا فتنہ کس قدر ہے۔ کیا کچھ نقصان انہوں نے اسلام کو پہونچایا ہے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان ان کے ہاتھوں پر مرتد ہو چکے ہیں ہر گاؤں میں ہر محلہ میں انہوں نے ڈیرہ لگایا ہے کروڑہا رسالہ جات اور کتابیں اسلام کی تردید میں ان کی طرف سے نکلکر مفت شائع ہوئے ہیں اور یہ اس قسم کے فتنے ہیں کہ اس کی نظیر شروع سے لیکر کسی زمانہ میں نہیں ملتی اور ان کے حملے مختلف طور پر ہیں اگر طبابت اور ڈاکٹری ہے تو اس میں بھی ایک حملہ اسلام پر ہے اور پادری ترغیب دے رہے ہیں کہ جس قدر عیسائی عہدہ دار ہیں وہ اپنی وجاہت کے اثر سے دین عیسوی میں داخل کرنے کی کوشش کریں ان کے مرد اسی کام میں لگے ہیں ان کی عورتیں اسی کام میں لگی ہوئی ہیں کہ کسی طرح اسلام کو ذلت پہونچے اور ہر طرح کے مکر و فریب کرتی ہیں تاکہ ہمارے پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک ذلیل سے ذلیل انسان اور قرآن شریف کو ایک جعلی کتاب ثابت کریں۔ جو جوش تخریب اسلام کے لئے ان کے دلوں میں ہے الفاظ اسے ہرگز ادا نہیں کر سکتے۔ اب ذرا غور کرو کہ دیکھو میرے اندر کیا خدا نے اپنے پاک دین کے لئے اس قدر جوش بھی نہیں دیا۔ یاد رکھو کہ جس قدر توہین اور تحقیر اسلام کی گئی ہے اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اس کا تدارک کرے اب دیکھو کہ ایک طرف صلیبی فتنہ انتہا کو پہنچ چکا ہے ایک طرف صدی ختم ہو گئی ہے ایک طرف اندرونی تقوے اور عبادت وغیرہ کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن بالکل نہیں رہا کسی طرف نظر اٹھا کر دیکھو کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ فتح شکست کا مجھے خیال نہیں خواہ فتح ہو یا نہ ہو محض ہمدردی سے مجھے یہ سب کچھ کلام کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ مجھ پر افترا کئے جاتے ہیں اور خود مجھے مفتری کہا جاتا ہے۔ ہنسی اور تمسخر مجھ پر کیا جاتا ہے مگر تاہم ایک جوش جو میرے دل میں ڈالا گیا ہے وہ مجھے چپ نہیں رہنے دیتا میرا مدعا یہ ہے کہ خدا خوش ہو خدا میری دعا کو ضائع نہیں کرتا۔ ایک وقت وہ تھا کہ میں اکیلا پھرا کرتا تھا اور اب دو لاکھ کے قریب لوگ میرے ساتھ ہیں اور جب کہ میں

تنہا تھا اس وقت خدا نے کہا کہ میں تیرے لئے ایک جماعت بناؤنگا فوج در فوج تیرے پاس آوینگے اور مجھے تاکید کی کہ ان بالوں کو نکہ۔ چنانچہ الہام میں اصلو کا لفظ موجود ہے۔ انسان طالب حق کیلئے ایک ہی نشان کافی ہوتا ہے اور یہ اس کتاب میں درج ہے جو کہ ہندو سکھ۔ آریہ۔ مسلمان اور گورنمنٹ کے پاس موجود ہے بلکہ گورنمنٹ میں بھی روانہ کی گئی ہوئی ہے کوئی اس الہام سے انکار نہیں کرسکتا یہ پیشگوئی اس حالت میں لکھی تھی کہ میں گوشہ تنہائی میں تھا اور ایک احد من الناس تھا پھر ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا کہ مخالفت ہوگی قتل کے ارادے ہونگے اور ایک بہت بڑی جماعت نکلوینگے بعض پیشگوئیوں کے بعض حصہ پورے نہیں ہوئے جیسے لکھا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے یہ ابھی پوری ہونے والی ہے جو اس کا حصہ پورا ہوچکا ہے اس سے گورنمنٹ کو بھی انکار نہیں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جب ایک حصہ پورا ہوگیا تو دوسرا ضرور پورا ہوکر رہیگا۔

ہندوؤں کے مقابل ایک پیشگوئی لیکھرام کی تھی یہ ایک بڑا بدزبان آریہ تھا۔ پیغمبر خدا صلعم کو گالیاں نکالتا اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک سطر میں اس نے گالیاں دی ہوئی ہیں ایک ماہ قادیان میں رہا اور مجھ سے نشان مانگتا رہا کبھی کہتا چاند کو دو ٹکڑے کردو کبھی کچھ کبھی کچھ آخر میں نے اُسے کہا کہ دو نشان ہوتے ہیں یا زندہ کو مارنا یا مردہ کو زندہ کرنا۔ اُس نے خود لکھا کہ میری نسبت خبر دو میں نے توجہ کی خدا نے بتلایا کہ فلاں سال فلاں دن فلاں وقت قتل سے اس کی موت ہوگی اس پیشگوئی کو شائع کردیا فرداً فرداً اس سے واقف ہیں پھر جسطرح بتلایا تھا اسیطرح قتل ہوا۔ نزول مسیح میں ہم نے اس کی لاش کی تصویر دی ہے کہ وہ ارتھی پر پڑا ہوا ہے اور ہندو کھڑے ہو رہے ہیں اور یہ وہ تصویر ہے جو کہ خود ہندوؤں نے شائع کی تھی غرضیکہ یہ ایسے امور ہیں جو بالکل انسانی طاقت سے باہر ہیں جسطرح خدا نے چاہا اظہار کیا۔

پھر میں کہتا ہوں کہ ہمارا خدا تھکنے والا خدا نہیں ہے اور وہ صرف گذشتہ نشانوں پر بس نہیں کرچکا وہ ہر وقت طیار ہے۔ اگر گذشتہ نشانوں سے ہمارے علماء مطمئن نہیں ہیں اور وہ ان کو نہیں مانتے تو خدا تعالیٰ اور زیادہ دکھلاسکتا ہے۔ میں دعا کرسکتا ہوں مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تحکم کو پسند نہیں کرتا اور وہ عادت سے باز نہیں آتا۔ ورنہ یہ مطلب اور مقصود ہونا چاہئے کہ کوئی امر خوارق عادت ظاہر ہو ان کو کوئی حق نہیں

کہ نشان کی تخصیص اپنی طرف سے کریں اگر وہ حق کو دیکھکر تکذیب کرینگے تو خدا کی غیرت کو اور زیادہ جنبش ہوگی۔ یہ لوگ جو اسطرح کے سوال کرتے ہیں کہ زمین کو الٹ کر دکھا دو ٹکڑے ٹکڑے کردو اس طرح کے سوالات تو کفار آنحضرت پر کیا کرتے تھے ہاں انسانی طاقت سے باہر ایک امر ہوگا۔ اگر وہ اسے نہ مانیں تو پھر خود پیدا کرکے دکھادیوین میں نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی اس نے میرے مقابل ایک ۳ سال کی پیشگوئی کی کہ میں ہیضہ سے مرجاؤنگا اب اس معاملہ کو سات یا آٹھ برس ہوچکے ہیں اس کی تو ہڈیاں بھی موجود نہ ہونگی حالانکہ میں خدا کے فضل سے چلتا پھرتا ہوں ✤

یہ امور جو ایک صالح اور شریف کے واسطے قابل غور ہیں بشرطیکہ وہ اپنے نفس کا علاج کرانیوالا ہو اس کو یہ موقعہ نہیں ہے کہ بحث کرے اسے خیال کرنا چاہیے کہ خدا کا ایک قہری نشان موت (طاعون) سر پر ہے کسی کو کیا علم کہ اُس نے کہاں تک سیر کرنا ہے پھر نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ طاعون کو ہماری نصرت کے واسطے بھیجا ہے ہم نے اُس کی خبر اس وقت دی جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا اور اُس سے کئی سال پیشتر یہ کلمہ کہا گیا تھا کہ

يا مسيح الخلق عدوانا

اب گاؤں کے گاؤں آرہے ہیں پس خدا کی خرق عادت کے یہی امور ہوتے ہیں جس شخص کے اندر حضرۃ ابوبکرؓ کی صفت ہوتی ہے اس کے واسطے نشانوں کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی صرف چہرہ کو دیکھکر شناخت کرلیا کرتے ہیں ✤

محمد یوسف صاحب - یہ امور تو سب ٹھیک ہیں آپ اور کوئی امر خلاف واقعہ قرآن نہیں کہتے ہیں لیکن میں صرف اپنی عقل کے موافق رفع شکوک چاہتا ہوں اور جہالت سے متنفر ہوں۔

حضرت اقدس - دیکھئے ایک طریق وکلاء کا ہوتا ہے کہ ان کو حق ناحق سے غرض نہیں ہوتی جس فریق کا مقدمہ لیلیا ہے اب اُسی کی پاسداری کرتے ہیں اور ایک خیال انسان کے اندر ہوتا ہے جس سے وہ خوشبو اور بدبو کا پتہ لیلیتا ہے وہ ایک قسم کا نور ہوتا ہے جس سے انسان معصیت سے بچا رہتا ہے اب ان عیسائی آریہ وغیرہ پر دیکھا گیا ہے کہ سب اپنے مذہب کی پیچ کرتے ہیں ورنہ اُن کے پاس کوئی دلائل حقانیت کے نہیں ہیں ✤

محمد یوسف صاحب - یہ جو ہے کہ ہر صدی پر مجدد ہونا چاہیے اس کے کیا معنے ✤

حضرت اقدس - یہ حدیث چونکہ مسلم ہے

اس لئے ہمیں اس کے جواب دینے کی کیا ضرورت ہے (باقی آئندہ)

البدر

گذشتہ نمبر میں ہم نے اپنے معزز ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ البدر کے آخری صفحہ پر غور کریں کہ الصدیق کی بجائے اکسر مطبع اور قادیان کی بجائے کس مقام کا نام لکھا ہے اور اس سے کیا کیا نقص اخبار اور اس کی اشاعت میں ہوسکتے ہیں وہ بھی پیش کرکے ان کا علاج بھی لکھدیا تھا کہ یہ نقص اس [illegible]رت میں رفع ہوسکتے ہیں کہ کوشش کرکے اخبار کی اشاعت کو ایک ہزار تک اس لئے کردیا جاوے کہ ہمارے پاس ایک ہفتہ کا پورا کام ایک پریس کا ہوجاوے کیونکہ موجودہ اشاعت جو کہ ۴۰۰ ہے اس پر کسی صورت سے مطبع نہیں رکھا جاسکتا میں امید کرتا ہوں کہ میرے معزز ناظرین جنکو بہ نسبت دوسری غیر مذاہب اقوام کے بفضل خدا اپنی قومی ضرورتوں کو مذہبی رنگ میں محسوس کرنے کا زیادہ مادہ خدا نے بطفیل امام الزمان عطا کیا ہے میری درخواست پر نظر غور کئے بغیر ہرگز نہ رہتے ہونگے اور اگر آج ہر ایک موجودہ خریدار اپنی ہمت اور سعی سے صرف چار چار خریدار بہم پہونچانے کی کوشش کرے تو ایک ماہ کے اندر یہ سب شکایت رفع ہوسکتی ہے۔ البدر جیسے اخبار کی نسبت یہ کوشش کوئی مشکل امر نہیں ہے صرف ہمارے احباب کو اپنے دوستوں میں اس کا چرچا رکھنا اس ضرورت کو ان کو محسوس کرانے کی دیر ہے اور ہم نے تو واقعات حقہ کو اس لئے درج کیا ہے کہ ہماری تحریر کو اخبار نویسوں کا ایک ڈھکوسلہ خیال کیا جاوے بلکہ اُسے ایک ضرورت حقہ خیال کرکے پورا کرنے کی کوشش کی جاوے ✤

خریدار ۲۰۹ - راولپنڈی - مواہب الرحمان کے صفحہ ۱۲۹ پر جن خوابوں کا ذکر ہے وہ البدر جلد ۱ صفحہ ۷۳ - مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کی ظہر و عصر کی ڈائری اور صفحہ ۸۵ - مورخہ ۷ دسمبر کی ڈائری میں درج ہیں لیکن صفحہ ۷۴ والی رویا صرف البدر میں ہی ملسکتی ہے ✤

ازالہ اوہام - پہلی ایڈیشن کا ازالہ اوہام جو کہ چھوٹی سائز پر چھپا ہوا تھا ایک صاحب کو درکار ہے اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو دفتر البدر میں اطلاع دیں

نسیم دعوۃ - حضرت اقدس کی نئی تصنیف جو کہ آریوں کے جلسہ پر تحفہ کے طور پر ان کو دی گئی ہے اور جس میں قرآن کریم کے نئے نئے حقائق اور معارف

درس قرآن مجید

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسیطرح ایک دفعہ ڈاکو اور چور دن سے مین نے پوچھا کہ تم ڈاکہ اور چوری کو گناہ خیال کرتے ہو انہون نے کہا ہرگز نہیں مجھے چونکہ ان کے انتظامات کا علم تہا کہ ڈاکو کس طرح اکٹھے ہوتے ہین اور چور کس طرح نقب زنی کرتے ہین کہان کہان پہرہ ان کا ہوتا ہے ۔ پھر ایک اندر جاتا ہے ایک سامان کو پکڑنے والا ہوتا ہے ایک ڈاک چورون کی بندھی ہوئی ہوتی ہے کہ مال کو جھٹ دوسری جگہ پہونچا دین پھر جس زرگر سے ان کی سازش ہوتی ہے وہ سونا چاندی گلانیکا سامان طیار رکھتا ہے کہ دیر نہ ہو مین نے ان سے پوچھا کہ جب تم آپس مین مال ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہو تو اگر اس مین سے دوسرا کچھ نکال لیوے یا اگر کہین دباتے ہو تو دوسرا چوری سے کھود کر لے لے اور تم کو اطلاع نہ دے یا زرگر اپنے مقررہ حصے سے کچھ زیادہ رکھ لے تو پھر کیا کرتے ہو اس پر طیش مین آکر انہون نے جواب دیا کہ ہم ایسے خائن بے ایمان کی گردن مار ڈالین ۔ مین نے کہا کہ خیانت اور چوری تو تمہارے نزدیک گناہ نہیں ۔ پھر اس کو سزا کیون دیتے ہو ۔ کہنے لگے کہ نہیں جی ایسے بے ایمان کو ہم کبھی شامل ہی نہیں کیا کرتے پھر مین نے ان کو کہا کہ جب تمہارا مال کوئی بے ایمانی سے لے تو تم اسے گناہ کہتے ہو بتلاؤ تو جو [illegible] ... ان لوگون کی [illegible] مظلومون کا انہون نے کمایا ہوا ہوتا ہے یہ کونسی ایمانداری

غرضیکہ ان نظائر سے پتہ لگتا ہے کہ ہر بدکار اپنی بدی کے ارتکاب مین ضرور ملزم ہے ہان اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان ان بدکاریون کا کیون مرتکب ہوتا ہے کہ چھوڑ نہین سکتا یا اگر چھوڑنا چاہتے تو اس کا کیا علاج ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالے نے انسان کو جو قوائے عطا کئے ہین ان سے جب ان کے تقاضے کے موافق حسب فرمودہ الہی وہ کام نہین لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہوجاتی ہے اور جو قوت ان کی بالضد بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشو و نما کرتی ہے یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدہ کثرت سے اس عالم مین ہین تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیر دن کے ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہین اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھون کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہین اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہین لیتے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہوجاتی ہے اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخر کار پھر اس سے قوت بینائی کم ہوجاویگی اسیطرح سے جو لوگ نیکی کی قوتون سے کام نہین لیتے آخر کار وہ دن بدن کمزور ہوکر زائل ہوجاتی ہین اور ان کے مقابل پر بدی کی قوت ترقی پکڑتی پکڑتی آخر کار ایک جزو طبیعت ہوجاتی ہے پس جو لوگ بدکاریون مین مبتلا ہین انکا علاج یہی ہے کہ وہ ان کو دن بدن دبانا شروع کرین اور نفس کی مخالفت پر زور دیوین اور ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالی سے بھی مدد مانگتے رہین آخر کار وہ ایک دن ان سے نجات پاجاوینگے کیونکہ جیسے ہم نے پیشتر بیان کیا ہے خدا کا لاتبدیل قانون یہی ہے کہ ہر انسانی فعل کے بعد ایک فعل الہی صادر ہوتا ہے انسان اگر نیکی کے قوائے سے کام لیتا ہے تو خدا تعالی بدن بدن اسے اور برکت دیتا ہے حتی کہ نیکی اس کی طبیعت کا جزو ہوجاتی ہے شکر نعمت پر ازدیاد نعمت کی یہی فلاسفی ہے اور جو لوگ خدا تعالے کے دئے ہوئے قوائے سے ٹھیک کام نہین لیتے وہ دن بدن بدیون پر دلیر ہوکر خدا کا غضب حاصل کرتے ہین یعنی وہ خدا کے انعام ... کا کفر کرتے ہین اس لئے عذاب کے مستحق ہوتے ہین +

پس اس تفصیل سے خوب ظاہر ہوگیا ہے کہ ختم اللہ مین کس قسم کا جبر انسان کے اوپر نہین ہے کیونکہ ختم اللہ تو ایک فعل الہی ہے جو کہ انسانی فعل کے بعد حسب قانون قدرت ضروری صادر ہوتا تہا ۔ خدا تعالے نے ہدایت کے ہدایت کے سامان ان کے لئے مہیا کئے مگر انہون نے ان سے کام نہ لیا اس لئے جو قوائے ترقی ایمان کے ان کو عطا ہوئے تھے وہ ان سے لیلئے گئے اور حکمت بالغہ کا یہی نتیجہ ہونا چاہئے تہا ۔ دیکھو اگر آج تم مین سے ایک کو تحصیلداری کے اختیارات دئے جاوین لیکن وہ ان کو استعمال نہ کرے اور تمام دن اور ہی کام کرتا رہے تو کیا گورنمنٹ وہ اختیارات اس کے پاس رہنے دیوے گی ہرگز نہین پس جبکہ دنیاوی مصلحت اور حکمت اس امر کا تقاضا نہین کرتی تو خدا تعالی پر کیون یہ امر لازم ہو سکتا تہا +

ختم ۔ اس کے معنے نشان کے ہین دوسرے مہر کے اول معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ اللہ نے ان کے دلون اور کانون پر نشان یا علامت کردی تاکہ فرشتہ یا فرشتون کے رنگ کی انسانی مخلوق ان کو پہنچانکر ان سے مناسب حال سلوک کرے اہل فراست ان کو پہچان کر ان سے پرہیز کرین +

دوسرے معنون کے رو سے یہ معنے ہوئے کہ جب کسی شئے پر مہر لگ جاتی ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ کوئی شئے اس کے اندر اب نہ داخل ہوسکتی ہے نہ باہر آسکتی ہے یعنی اب ان کے دل کان اور آنکھ کسی حقیقت تک پہونچنے سے محروم کردئے گئے ہین نہ حق داخل ہو سکتا ہے نہ کفر نکل سکتا ہے

قلوب ...... جمع قلب کی یعنے دل ۔ اس سے مراد گوشت کا وہ ٹکڑا نہین ہے جو آنکھون سے نظر آتا ہے وہ تو ایک گدہے مین بھی ہوتا ہے بلکہ قوت ادراکیہ ایک مجہول الکنہ جسکا تعلق اس انسانی قلب کے ٹکڑے سے ہے + قلب پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ ان کو قلب الہی اس لئے دیا گیا تہا کہ وہ سوچتے کہ یہ شخص (محمد صلعم) مدت سے ہم مین رہتا ہے ۔ اس کے اخلاق ۔ عادات ۔ تعلقات ۔ معاملات لین دین وغیرہ سب امور پر نظر مارتے اس کی گذشتہ زندگی کو جانچتے ۔ اس کی خلوت ۔ جلوت ۔ کے حالات کا مطالعہ کرتے آنحضرت صلعم نے دعوی کیا اور فرمایا قد لبثت فیکم عمرًا من قبله افلا تعقلون اس دعوی اور تحدی پر غور کرتے جب انہون نے قلب سے قلب کا کام نہ لیا اور اس کو معطل رکھا تو آخر اللہ تعالی نے وہ نور ایمان آنے کا لیلیا +

سمع یعنی کان اور سننا ۔ اس پر ختم کا یہ باعث ہوا کہ اگر ان کا قلب اس قابل نہ تہا تو پھر کانون سے آپکی (یعنی آنحضرت صلعم) کی تعلیمات اور دعاوی اور دلائل کو ہی سنتا مگر جب یہ بھی نہ سنا تو آخر خدا نے یہ قوت بھی لیلی +

ابصار یعنی بصر یعنی بینائی ۔ اس پر پٹی اس لئے پڑگئی کہ سمع اور قلب کے جاتے رہنے کے بعد اگر قوت بینائی سے جو باقی رہ گئی تھی اس سے کام لیتا ۔ آپکے ساتھ جو نشان تائیدات الہی کے تھے ان پر نظر ڈالتا ۔ اپنے شہر کے چیدہ اور قابل قدر آدمیون کو دیکھتا کہ وہ کس کے ساتھ ہوتے جاتے ہین تو بھی اسے راہ حق ملجاتا مگر جب اس نے اس سے بھی کام نہ لیا تو خدا نے یہ بھی اس سے لیلیا ۔ غرضیکہ کفر کیا تو قلب گیا ۔ انذار

تازہ حالات
اور
دلچسپ خبرین

قادیان آریہ سماج کا پہلا سالانہ جلسہ اور نسیم دعوت

احمدی نومسلمون کی طرف سے جو ایک شتہار تحقیق مذاہب کا نکلا تہا اس نے ایک غیر معمولی جوش آریہ سماج مین پیدا کر دیا۔ اور اسی کا نتیجہ یہ جلسہ تہا۔ جسپر مختلف بلاد اور قادیان کے گرد و نواح کے سکھ جاٹون اور دیگر سناتن دہرم ہندؤن کو یہ خلاف واقعہ امر جتلاکر کرکے کہ حضرۃ مرزا صاحب سے مباحثہ ہوگا شامل کیا گیا تہا تاکہ جلسہ کی رونق زیادہ ہو دو دن تک یہ جلسہ قادیان مین رہا اور جیسے کہ تو مین حقائق اور معارف سے محروم ہیں خالی ڈہول کی طرح اوپر سے شور مچانا چاہتے ہین وہی کارروائی ان سے یہان بھی... سرزد ہوئی۔ بیچارے اس کے سوا کر بھی کیا سکتے ہتے اس اشتہار کے ذریعے سے جو داغ ندامت ان کو لگا ہے اس کے دہونے کا صرف یہی ذریعہ ان کو سوجہا کہ قادیان مین ایک جلسہ کر مارا حالانکہ جو طریق حق شناسی کا احمدی نومسلمون نے پیش کیا تہا وہ ایک ایسا طریق تہا جس سے ہر ایک مذہب اور ملت کا آدمی فائدہ اوٹہا سکتا تہا اور آریہ سماج کے واسطے ایک عمدہ موقع تہا کہ حسب درخواست مشتہر الیہ لاہور مین ایک کانفرنس مذہبی کرتے اور اس مین ایسے مذاہب کے لیڈنگ ممبر جج مقرر کئے جاتے جنکا تعلق نہ آریہ سماج سے تہا نہ اسلام سے اور پہر اپنے اپنے مذہب کی خوبیان جو کہ آریہ سماج اور حضرت میرزا صاحب بیان کرتے اس پر وہ لوگ فیصلہ دیدیتے لیکن چونکہ آریہ سماج اس مین تہیدست تھی اس لئے اس نے اپنی عزت اسی مین دیکھی کہ خون لگاکر شہیدون مین مل جاوے۔ مگر ہمین کامل امید ہے کہ سلیم الفطرۃ اور ذی شعور لوگ ان کے اس ہتھکنڈے اور بیدلی کو خوب تاڑ گئے ہونگے۔

اس جلسہ مین آریہ صاحبان نے حضرۃ میرزا صاحب کو بار بار مدعو کیا کہ وہ آکر بحث کرین مگر جب اپنی مین سے چند آدمیون نے آکر حضرت میرزا صاحب سے کہا کہ آپ کیون نہین تشریف لاتے تو آپنے فرمایا کہ ایسے مباحثے جنمین تو تو مین مین ہوتی ہے اس مین ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے سلامت روی اور راستی سے اگر کوئی بات ہو تو ہمین عذر نہین ہوتا میرا پہلے ہی سے ارادہ ہے کہ قادیان مین ایک ایسی جگہ بنائی جاوے جہان مختلف مذاہب اور فرقہ کے لوگ آکر آزادی سے کلام کر سکین مگر آج کل مباحثات کی صورت یہ ہے کہ... رفتہ رفتہ فحش کلامی اور گند تک نوبت پہنچتی ہے مین وہ طریق پسند کرتا ہون جس مین سب مساوی ہون جیسے تین گھنٹہ تک ایک فریق کا ممبر بولے تو دوسرے کا کوئی حق نہ ہو کہ وہ ایک کلمہ بھی بول سکے اور تقریر ایسے پیرایہ مین ہو کہ جس سے کسیکا دل نہ دکھے ناجائز ایسا حملہ کسی پر نہ کیا جاوے جو خود اس پر ہو سکتا ہے پہر اس کے بعد دوسرا فریق بھی اسی رعایت سے ۳ گھنٹہ تک بولتا رہے۔ ہم مانتے ہین کہ ہر ایک قوم مین شریف آدمی ہوتے ہین مگر عوام مین جوش زیادہ ہوتا ہے بعض باتین محل پر چسپان کی جاتی ہین عوام ان کو غلط فہمی سے کچہ اور سمجہکر اشتعال مین آجاتے ہین اور یہ بات کسی پر خاص نہین ہے ہندو۔ عیسائی۔ مسلمان۔ سب اس مین شامل ہین اس لئے میرا جانا خلاف مصلحت ہے عام طور پر اب آپ تشریف لائے ہین تو ہم کلام نہین کرتے ایسے موقعون پر ٹھنڈے دل سے شریف لوگ بہت کم ہوتے ہین قبول کرنا نکرنا دوسری بات ہے لیکن اگر ٹھنڈے دل سے سنین تو مزا آجاتا ہے۔ ایک ادنی دس روپے کا مقدمہ ہوتا ہے تو اس پر مجسٹریٹ کتنی ہی بیان کرتا ہے بیان لئے جاتے ہین۔ گواہ لئے جاتے ہین۔ تاریخین ڈالی جاتی ہین۔ تب جاکر وہ فیصلہ کرتا ہے تو مذہبی امور مین کس قدر چہان بین ضروری ہے اور جس طریق سے یہ لوگ باتین کر رہے ہین کیا اس سے حق کھل سکتا ہے یہ تو بار جیت کا خیال ہے بعض سوالات ایسے ہوتے ہین کہ سائل تو ان کو دو منٹ مین بیان کرسکتا ہے جیسے علم طبعی کے مسائل۔ مگر جواب کے واسطے ۲ گھنٹہ درکار ہوتے ہین ایسے امور مین وقت کی پابندی بھی ظلم عظیم ہوتی ہے خدا کے لئے بات کرنے مین گیان ہوتا ہے چند ایک سمجہدار تو چپ رہتے مگر عوام الناس کو کون روکے پہر اگر مین جاؤن اور کوئی فساد ہو تو وہ میرے ذمے لگے اس لئے مین گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہون چند ورق مین نے لکہے ہین وہ مین جلسہ مین چہاپکر بھیجدونگا۔

اور اکثر لوگون نے آکر بیان کیا کہ ہم تو صرف اسی لئے آئے ہین کہ آپ کی زیارت ہوجاویگی جس امر کا اندیشہ حضرت اقدس کو تہا باوجودیکہ حضرت اقدس تشریف نہین لیگئے مگر آریہ سماج نے اپنے قول و فعل سے بتلا دیا کہ نقض امن کا اندیشہ ضرور ہے اور اس طرح سے ایک بڑا معجزہ حضرۃ اقدس کا اس جلسہ کے آخری دن مین ظاہر ہوا اور آریہ صاحبان جو گلا پہاڑ پہاڑ کر نشان طلب کر رہے تھے ان کو ایک بین نشان ملگیا اور حضرت میرزا صاحب نے ان کی دعوت کے مقابلہ مین جو کچہ فرمایا تہا اس کے بعد ایک ایک لفظ کی تصدیق ہوگئی۔ یکم مارچ کو بعد از دوپہر جب لالہ یوگندرپال صاحب لکچر کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ایک فرعونی رنگ مین یہ کہا کہ مین اب قرآن کا پول ظاہر کرتا ہون اگر مرزا صاحب مین طاقت ہے تو وہ میری زبان بند کرلین مرزا صاحب تو اس وقت موجود نہ تھے اور نہ وہ سنتے تھے اور نہ مرزا صاحب کو اس قسم کی طاقت کا دعوی ہے مگر میرزا صاحب کا خدا موجود تھا وہ اس فرعونی آواز کو سنتا تہا اور جس ترتیب اور تدریج سے وہ ہر ایک ایسے متکبر کی زبان کو بند کیا کرتا ہے اسی طرح سے ان کی زبان بھی بند کی گئی لالہ یوگندرپال نے مورخہ ۲۷ اور ۲۸ فروری کو بہت بیباکی سے کام لیکر ایسے ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالے تھے جس مین اہل اسلام مین جوش پیدا ہوتا تہا اور قادیان کے مسلمان جو کہ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے مرید نہین ہین ان باتون کو سنکر بہ تقاضائے غیرت مشتعل ہوتے تھے اور چند ایک ذی شعور آریہ ان کی اس حالت کو دیکہکر یوگندپال صاحب کو اتنا رون سے منع کرتے رہے بلکہ پولیس کے افسر جو کہ منتظم پولیس کے انچارج ہوکر قادیان مین اس جلسہ پر آئے ہوئے تھے ان پر بھی یہ حقیقت کہل چکی تھی۔ جب لالہ صاحب نے یہ فرعونی کلمات کہکر اپنی زبان خدا کی کلام مین حقارت آمیز اور ناپاک الفاظ مین کہولی تو اس وقت پولیس افسر صاحب نے اپنے فرائض منصبی کو مدنظر رکہکر ایک رقعہ آریہ سماج کو روانہ کیا کہ ان کو تاکید کردی جاوے کہ یہ کلام کرنے مین اپنی زبان کو قابو۔۔۔ تاہم لالہ صاحب کو ایسا سلوب الحواس تو خیال نہین کرتے کہ انہون نے رقعہ کے مضمون کو نہ سمجہا مگر ہان ان کو اپنی فطرت سے ضرور معذور خیال کرتے ہین چنانچہ پہر اسی قسم کے خطرناک اشتعال دہ الفاظ ان کی زبان سے نکلے جس سے پولیس افسر کو نقض امن کا اندیشہ پیدا ہوا اور آخرکار ان کو عین جلسہ مین کہڑا ہوکر کہنا پڑا۔

کہ مین تم کو بحیثیت ایک گورنمنٹ افسر کے

کہتا ہون کہ اپنی زبان کو روکو

ہمارے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ایک شریف آدمی کے لئے برسر مجلس یہ کہا جانا کس قدر عظیم الشان بات تھی جو کہ ایک غیرتمند کو دریائے ندامت مین ڈبو دیتی ہے مگر یہان تو وہ مثل تھی کہ شرم چیزی نیست که پیش مردان بیاید لالہ صاحب کو ان الفاظ نے بھی کچھ اثر نہ کیا اور ان کو مطلق خیال نہ آیا کہ مجھے ایک گورنمنٹ کے افسر نے روکا ہے اور انہون نے سٹیج پر کھڑے ہو کر اپنی آریہ قوم کا گورنمنٹ کی وفادار رعایا ہونے کا یہ نمونہ پیش کیا کہ باوجود ایک گورنمنٹ افسر کے رد کرنے کے مرغی کی ایک ٹانگ کی طرح پھر بھی وہی بات رکھی آخر کار اس شور اور دل آزار کلام کو دیکھکر لالہ رام بھج دت صاحب پردہان پریذیڈنٹ آریہ سماج پرلی تدھی کو خود اٹھکر بھری مجلس مین علی الاعلان یہ کہنا پڑا۔

مین بحیثیت پردہان آریہ سماج ہونے کے لالہ لوگندر پال کو کہتا ہون کہ وہ اپنی زبان کو سنبھالیں

ناظرین اس ندامت کا اندازہ کرین جو کہ ایک بھری مجلس مین جس مین قریبًا ایک ہزار سے زیادہ لوگ موجود تھے ایک شخص کی اس طرح گت بنائی جانے سے پیدا ہو سکتی تھی آخر کار اسپر لالہ لوگندر پال دریائے ندامت مین غرق ہو کر بیٹھ گئے اور کہا کہ مین تقریر نہین کرتا گویا لالہ جی کے پاس صرف فحش اور گند بولنے اور دل آزار کلمات کہنے کے سوا کچھ اور نہ تھا اور ان کی وید کی تعلیم کا یہی کچھ ما حصل ان کے پاس تھا ...... جس کے بیان سے ان کو متواتر روکا گیا اس کے بعد چند ایک آریہ صاحبان نے اُن کو کہا کہ عیسویت کی تردید مین کچھ کہو اور انہون نے جرأت بھی کی مگر آخر کار [illegible] نہ پڑا اور پھر کھڑے ہو کر جہاگ کی طرح بیٹھ گئے

غرضیکہ اس طرح سے اسلام کے قادر خدا نے ان کی زبان بند کر کے اپنے بندے مرزا غلام احمد صاحب کی عزت ظاہر کی اور دست بدستی معجزہ اور نشان ان کو دیا اور ظاہر کر دیا کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ مین اس لئے نہین جاتا کہ فساد نہ ہو پڑے بالکل درست ہے جبکہ مرزا صاحب جلسہ مین موجود نہین ہین تو ان لوگون کے اشتعال کی یہ حالت ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب تشریف لے آتے تو کیا کچھ ہوتا اور اس اتنی کارروائی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت آریہ اور احمدی فرقہ مین سے کون فرقہ امن پسند اور صلح دوست ہے آریہ صاحب تو اپنے زعم مین ایک سخت یورش کے ساتھ خود پسندی کر کے یہان آئے تھے اور حملہ کرنا چاہا تھا مگر خدا نے اُن کے ہتھیارون سے خود انہی کو نشانہ بنا دیا اس واقعہ سے ہر ایک ذی عقل سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا اس قسم کی مباحثون کی رونق مین شریک ہونے سے انکار کس قدر مصلحت پر مبنی ہے اور وہ لوگ جو کہ حضرت اقدس کو بار بار [illegible] کرتے ہین کس قدر مفسدہ پرداز ہین اور ان کے ارادے اور نیتین کس قدر بد ہوتی ہین بہرحال یہ ایک عجیب نشان اور معجزہ ہے ہم اپنے امام اور احمدی بھائیون کو مبارکباد دیتے ہین انی مھین من اراد اھانتک کا اظہار کس طرح ظاہر ہو رہا ہے سچ ہے والعاقبة للمتقين +

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد صاحب احمدی رئیس صدر بازار چہاؤنی سیالکوٹ

جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے	اپنا شیدا بنا لیا تو نے
جام وحدت پلا دیا تو نے	حق سے مجھکو ملا دیا تو نے
مین تھا بھولا ہوا رہ مولا	سیدھے رستے لگا دیا تو نے
میری بے نور آنکھ کو پیارے	نور احمد دکھا دیا تو نے
ایک دم بھی نہین قرار مجھے	جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے
بالیقین ہے تو ہی مسیح زمان	دین مردہ جلا دیا تو نے
لوگ عیسیٰ کو رب بنانے تھے	ابن مریم بنا دیا تو نے
جس کا مسکن کہین فلک پر تھا	اس کا مدفن دکھا دیا تو نے
کون مانے تھا موت عیسیٰ کی	کس طرح سے منا دیا تو نے
خالق و غیب دان حی و قدیر	کیسے والا ہرا دیا تو نے
ایک موہوم بت نصاریٰ کا	توڑ کر کے دکھا دیا تو نے
ماحی شرک ہے تو ای ہادی	شرک جگ سے مٹا دیا تو نے
نیوگ کی رسم کو چھپاتے تھے	اُس کا پردہ اُٹھا دیا تو نے
ہندو کہتے تھے لوگ نانک کو	اس کو مسلم بنا دیا تو نے
صدق اسلام کے دکھانے کو	پاک چولا دکھا دیا تو نے
جتنے ملا یہود سیرت تھے	سب کو اُلو بنا دیا تو نے
درس قرآن جو چھوڑ بیٹھے تھے	ان کو چسکا لگا دیا تو نے
کچھ نہ آتا تھا حظ نمازون مین	ذائقہ کیا چکھا دیا تو نے
جس نے اپنا بنا لیا تجھ کو	اُس کو رب کا بنا دیا تو نے
تیرے ملنے کو گھر سے جو آیا	اس کو رب سے ملا دیا تو نے
تیری راہ مین جو سد راہ ہوا	اس کو نیچا دکھا دیا تو نے
ہین دعائین تیری پذیرا سب	حق سو سب کو دلا دیا تو نے
آتھم و لیکھرام و اندرمن	اور رد پا [illegible] دیا تو نے
ہو گئے ماموریت حق ثابت	ایک عالم ہلا دیا تو نے
کوئی مانے نہ مانے پیہم کو	سب کے بہتر بنا دیا تو نے
نہ ملی نصرت کی پاکر حق ہی سے	سب کو گھر گھر سنا دیا تو نے

(باقی آئندہ)

یکم اپریل ۱۹۰۳ء سے منی آرڈرون کی فیس مین یہ ترمیم کی گئی ہے کہ ہر پچیس روپے کے لیے چار آنے اور اس کی تعداد ہر پانچ روپیہ یا پانچ روپے کی کسر کے لئے ایک آنہ لیا جاوے گا +

ممالک متوسط مین قحط کے خیراتی کامون کے مزدورون مین گذشتہ ہفتہ مین دس ہزار آدمیون کا اضافہ ہوا اور اب ان کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی ہے +

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کی عدالت سے پادری مارو صاحب اور مسٹر سنڈر ایڈیٹر اخبار نیوز کو ایک لائبل کے مقدمہ مین بالترتیب تین سو اور ڈیڑھ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی +

میرٹھ مین شدت طاعون سے بازار خالی ہو گئے لوگ کاروبار چھوڑ کر بھاگ گئے ہین +

۲۱ فروری تک کل ہندوستان مین طاعون سے ۲۶ ہزار کے قریب موتین واقع ہوئی ہین +

چنیوٹ مین طاعون کا اس قدر زور ہے کہ تین چوتھائی شہر خالی ہو چکا ہے

گوجرانوالہ سے افسوسناک خبر آئی کہ وہان طاعون سے ہر روز کئی جانین تلف ہوتی ہین +

چند روز ہوئے امیر کابل کے محل شاہی مین آگ لگ گئی مگر کوشش سے فورًا ..... بجھائی گئی ہز ہائینس امیر کابل نے ان تمام آدمیون کو سنہری تمغے عطا کئے جنہون نے آگ بجھانے مین مدد کی تھی

سنہ ۱۸۹۷ء سے آج تک یعنی گذشتہ پانچ سال مین صوبہ پنجاب مین طاعون سے کل ۳ لاکھ ۸۴ ہزار مریض اور ۲ لاکھ ۶۲ ہزار آدمی ہلاک ہوئے

سمالی لینڈ کے ملا کی فوج مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے اس وقت جبکہ جہاد بند ہے تو آخر مین انجام یہی ہونا ہے بہتر ہے کہ امام وقت کی اطاعت کر کے جنگ سے دست بردار ہون

حجاز ریلوے کی تعمیر کے لئے آج تک تمام ممالک سے اسی لاکھ روپیہ چندہ ہوا ہے یہ ریلوے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان ہے

ضروری اطلاع

حضرت اقدس نے تجویز فرمایا ہے کہ بیعت کنندگان کی پوری تعداد معلوم کرنے کے لئے ایک نیا رجسٹر کھولا جائے ہر ایک احمدی متنفس کو تاکید ہے کہ اپنے گرد و نواح مین ہر جگہ اطلاع کر دے کہ ہر ایک مقام اور گاؤن کا سر برآوردہ احمدی ممبر اپنے اپنے مقام کے احمدی ممبرون کی ایک مکمل فہرست بقید نام و ولدیت و ذات و تاریخ بیعت و پیشہ و مفصل پتہ سکونت عارضی و اصلی کے بنا کر

... اور اب ہم پردہان صاحب سے سوال کرتے ہین کہ کیا وہ ابھی شخص کو بار بار حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر پیش کرنے کو طیار رہتے ہین +

شیخ فیض علی صاحب منیجر اخبار نے مطبع بشیر ہند امرتسر مین چھپوایا